

تیسیر القرآن کے تفسیری منہج کی خصوصیات اور دور حاضر میں اس کی ضرورت و اہمیت

عشرت بانو*

نسیم سحر صد**

Abstract

“Taiseer-ul-Qur’ān” is a combination of orthodox and modernist interpretation and has deeply influenced modern Islamic thought. It differs from traditional exegeses in several ways. It is more than a traditional commentary on the scripture as it contains discussions and debates regarding economics, sociology, history, and politics. In this text, Abdul Rehman Kailani highlights *Qur’ānic* perspective and argues that Islam provides ample guidance in all spheres of life as well as challenges of new era (global village) where civilizations all over the World have merged in each other. This *tafsīr* deals extensively with issues faced by the modern world in general and the Muslim community in particular. The need of the hour is to introduce this excellent work of Kailani to everyone through this research paper.

Keywords: Taiseer ul *Qur’ān*, Methodology, Feature, *Qur’ānic* Perspective

علم روشنی ہے، یہ اپنی انفرادی اور اجتماعی اہمیت میں نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ علم نہ صرف معاشرہ کو جہالت سے پاک کرتا ہے بلکہ قوموں کی تقدیر بدلنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس لیے علم کا حصول اور پھیلانا ناگزیر ہے۔ یہی وہ وجہ تھی جس کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے پے در پے انبیاء کو مبعوث فرمائے اور سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم کرنے کے بعد یہ ذمہ داری امت مسلمہ کو سونپی گئی اور عالم کو عابد پر فضیلت دی گئی۔ یہی وہ محرکات ہیں جن کی بناء پر ہر دور میں نامور شخصیات نے طلب علم کے ساتھ ساتھ دین کی خدمات اور علم کی اشاعت میں اپنی پوری زندگیاں وقف کر دیں اور اپنے دور کے حالات و واقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے باطل افکار اور جدید رجحانات اور شبہات کا ازالہ اور اسلام کی آفاقی و ابدی تعلیمات کی جامعیت، افادیت اور حقانیت و صداقت کو ثابت کرتے رہے۔ حالات حاضرہ کو مد نظر رکھتے ہوئے اس امر کی ضرورت ہے کہ دیگر علوم کے ساتھ ساتھ ان مایہ ناز علمبرداروں کی علمی خدمات کا جائزہ لیا جائے، بطور خاص علماء دین کی اُن کاوشوں کا مطالعہ کیا جائے جو انہوں نے جدید رجحانات و افکار اور باطل نظریات سے چھٹکارا پانے کے لیے کی ہیں۔

* لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور۔

** پروفیسر، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور۔

انہی میں ایک کاوش ”عبدالرحمن کیلانی“ کی تفسیر ”تیسیر القرآن“ ہے۔ جو بیک وقت کاتب قرآن، محشی قرآن اور مفسر قرآن کے منصب جلیل پر دکھائی دیتے ہیں۔

عبدالرحمن کیلانی ۱۱ نومبر ۱۹۲۳ء میں کیلیانوالی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام نور الہی تھا۔ عبدالرحمن کیلانی کے والد نور الہی صاحب نہایت دیندار آدمی تھے اور خوش نویسی ہی ان کا ذریعہ معاش تھا۔ انہوں نے زیادہ تر قرآن مجید اور حدیث شریف کی ہی کتابت کی۔ اللہ تعالیٰ نے علامہ عبدالرحمن کیلانی کو ذہانت سے نوازا تھا، لہذا اپنے سارے تعلیمی دور میں ہر کلاس میں نمایاں اور ممتاز رہے۔ ۱۹۴۱ء میں گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ میں فرسٹ ڈویژن میں میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد لاہور آگئے اور کسب معاش کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیم بھی پرائیویٹ طور پر جاری رکھی۔ ۱۹۵۲ء میں منشی فاضل کا امتحان دیا اور ساتھ ہی ایف اے انگلش کا امتحان بھی پاس کیا۔ ۱۹۸۵ء میں وفاق المدارس سلفیہ کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ کسب معاش کے لیے کچھ سال ملٹری (انڈین آرمی میڈیکل کور) میں بطور کلرک حوالدار کام کرنے کے بعد آپ نے فوجی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور کچھ دیر اپنے آبائی پیشہ کو ذریعہ معاش بنایا۔ ۱۹۴۷ء کو ہی لاہور آگئے اور ادارہ فیروز سنز لمیٹڈ سے وابستہ ہو گئے۔ یہاں اردو اور عربی دونوں طرح کی کتابت کی اور زیادہ تر تاج کمپنی کے قرآن پاک کی کتابت کرتے رہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے تصنیف و تالیف کا ملکہ بھی عطا کر رکھا تھا۔ جو نہی آپ کی اولاد نے آپ کے سر سے معاش کا بوجھ اتارا اور آپ کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر حبیب الرحمن کیلانی صاحب نے طائف میں ملازمت کی تو آپ نے اپنے علمی ذوق کی تسکین کے لئے تصنیف و تالیف کا کام شروع کر دیا۔ ۱۹۸۵ء میں مکمل طور پر کتابت چھوڑ دی اور تالیفی کام میں مکمل طور پر مصروف ہو گئے۔ دس سال کے قلیل عرصہ میں دس بارہ ضخیم کتابیں تیار کر لیں۔ اس کے علاوہ ان کے ایک سو کے لگ بھگ مضامین مختلف رسالوں مثلاً ماہنامہ ترجمان، محدث، معارف اور سہ ماہی مجلہ منہاج میں شائع ہوتے رہے۔ علاوہ ازیں دینی مشن کی تکمیل کے لیے انہوں نے ایک مدرسہ تدریس القرآن والحديث للبنات کے نام سے قائم کیا۔ اس میں نظامی اور وفاق المدارس کا نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ نیز ایک اشاعتی ادارہ مکتبہ سلام، بھی قائم کیا تاکہ اپنی تحریر کردہ کتابوں کی اشاعت کے ساتھ ساتھ ان مفید کتب کی بھی دوبارہ سے اشاعت کی جاسکے جو ناپید ہو رہی ہیں۔¹

¹ انٹرویو ڈاکٹر حبیب الرحمن، پسر علامہ عبدالرحمن کیلانی، تاریخ ۱۸ فروری، ۲۰۱۳ء

عبدالرحمن کیلانی کی تحریرات اور تالیفات میں سے سب سے اہم ان کی تفسیر ”تیسیر القرآن“ ہے۔ ان کی تفسیر کا بنیادی مقصد جدید معاشرہ اور اس میں درپیش مسائل اور خاص کر کے جدید رجحانات کی وجہ سے پیدا ہونے والی ذہنی کشمکش اور شبہات سے نسل نو کو محفوظ رکھنا اور نوجوانوں کو درپیش مسائل کا جواب دینا تھا۔ چونکہ کیلانی صاحب کی گرفت جدید علوم پر بھی تھی اور تمام موجودہ فتنوں اور منکرین حدیث وغیرہ سے بخوبی آگاہ تھے۔ اس لیے ان کی تفسیر میں ان فتنوں کی سرکوبی بڑے سادہ اور آسان الفاظ میں کی گئی ہے جس سے مغرب زدہ طبقے کے پھیلائے شکوک و شبہات کا مستند اور بلیغ انداز میں جواب دیا گیا ہے۔ نیز دور حاضر کے معاشی، معاشرتی مسائل کے حل کے لیے یہ ایک کارآمد تفسیر ہے۔ ان اغراض و مقاصد کے لیے عبدالرحمن کیلانی صاحب نے اپنی مایہ ناز تصنیف ”تیسیر القرآن“ میں جو منہج اختیار کیا اس کی خصوصیات ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

”تیسیر القرآن“ کے تفسیری منہج کی خصوصیات

۱۔ تفسیر بالماثور:

علامہ عبدالرحمن کیلانی کا بنیادی منہج ہمارے اسلاف کا تھا اس لیے آپ کی تفسیر کی پہلی خصوصیت بھی یہی ہے کہ آپ نے اسلوب بھی انہی کا اپنایا یعنی تفسیر لکھنے کے دوران اس بات کا پورا خیال رکھا کہ اگر کسی آیت کی تفسیر قرآن کی کسی دوسری آیت سے ہو رہی ہو تو سب سے پہلے اس آیت سے وضاحت کرتے مثلاً:

”خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشْوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ“²

”اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اور ان کے کانوں اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لیے

بڑا عذاب ہے۔“

آپ اس آیت کی تشریح میں لکھتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ مہر ایسے کافروں کے دلوں پر لگاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ارشادات کو خوب سمجھ لینے کے

بعد محض اپنی ہٹ دھرمی اور ضد کی وجہ سے ٹھکرا دیتے ہیں۔ جیسے ایک دوسرے مقام پر فرمایا: ”وَجَحَدُوا بِهَا

وَأَسْتَفْتَنَهُمْ أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُغْلًا“³ اور ان لوگوں نے ہٹ دھرمی اور تکبر کی بنا پر (ان حقائق کا) انکار کر دیا

² البقرة: ۷

³ النمل: ۱۴

جن پر ان کے دل یقین کر چکے تھے اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا: ”فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِنْ قَبْلُ فَغَالَتِ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِ الْكَافِرِينَ“⁴ ”جس بات کو پہلے ایک دفعہ جھٹلا چکے تھے اس بات پر یقین کرنے کو آمادہ نہ ہوئے اس طرح اللہ تعالیٰ کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے۔“ ”رہے عام کافر تو ان کی کثیر تعداد مسلمان ہوتی ہی رہی ہے۔“⁵

عبدالرحمن کیلانی اکثر مقامات پر تشریح کرتے ہوئے قرآنی آیات کا صرف اردو ترجمہ بیان کرتے ہیں لیکن حوالہ ضرور پورا دیتے ہیں تاکہ قاری کے لئے یہ واضح ہو جائے کہ یہ قرآنی آیت ہی ہے اور اس کے لیے اس آیت تک رسائی آسان ہو جائے۔ مثلاً ”فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ“⁶

”لیکن شیطان نے ان دونوں کو بہکا کے وہاں سے نکلوا ہی دیا جہاں وہ رہتے تھے۔“ کی تشریح میں لکھتے ہیں:

”یہ شیطان دراصل ابلیس ہی تھا جو جنات کی جنس میں تھا اور آگ سے پیدا ہوا تھا شیطان کی حقیقت یوں سمجھئے کہ فرشتے نور سے پیدا کیے گئے ہیں اور جن آگ سے یا نار سے۔ اور نور اور نار دونوں کا مادہ ایک ہی ہے یعنی ن و راور روشنی نور میں بھی ہوتی ہے اور نار میں بھی۔ فرق صرف یہ ہے کہ اگر حدت اور تمازت (گرمی کی شدت) کم ہو یا اندر ہو اور روشنی کا عنصر غالب ہو تو یہ نور اور روشنی کا عنصر کم اور حدت و تمازت کا عنصر غالب ہو تو یہ نار ہے۔ اب جنوں کی ایک قدر مشترک تو فرشتوں سے ملتی ہے یعنی وہ اپنی شکلیں بدل سکتے اور اسی بنا پر ابلیس فرشتوں میں شامل ہو جاتا تھا، اور ایک قدر مشترک انسانوں سے ملتی ہے یعنی جن اور انسان دونوں مکلف مخلوق ہیں⁷ اور صاحب اختیار و ارادہ ہے۔ اسی بنا پر ابلیس نے تو سجدہ سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن فرشتوں میں سے کوئی ایسا کر ہی نہیں سکتا تھا۔ اب جنوں یا انسانوں میں سے جو کوئی اس قوت و اختیار و ارادہ کا غلط استعمال کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور سرکشی پر اتر

⁴ اعراف: ۱۰۱

⁵ تیسیر القرآن، ۱: ۷

⁶ البقرة: ۳۶

⁷ الذاریات: ۵۶

تیسرے القرآن کے تفسیری منہج کی خصوصیات اور دور حاضر میں اس کی ضرورت و اہمیت

آئے وہ شیطان ہے۔ گویا شیطان جن بھی ہوتے ہیں اور انسان بھی۔ پھر شیطان کا لفظ ہر بد روح، خبیث اور موزی چیز پر بھی استعمال ہونے لگا۔ سانپ کو اسی وجہ سے جان بھی کہا جاتا ہے.....⁸

عبدالرحمن کیلانی آیات کی تفسیر آیات سے کرنے کے بعد اگر کسی آیت سے متعلقہ حدیث ہو تو اس کو بھی بحوالہ بیان کرتے ہیں۔ آپ نے جو احادیث شامل تفسیر کی وہ زیادہ تر صحاح ستہ میں سے ہیں ماسوائے چند ایک مقامات کے۔ اس طرح وہ آیات کی تفسیر مستند احادیث کے تحت کرتے ہیں۔ مثلاً:

”وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ“⁹

”اور اگر یہ بستی والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تمذیب کی تو ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا۔“
اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں:

”اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا اصول بیان فرمایا ہے جس کی ظاہر پرستوں کو سمجھ آہی نہیں سکتی البتہ تجربہ اور مشاہدہ دونوں اس حقیقت پر گواہ ہیں کہ جس علاقے میں اللہ کے احکامات کی جس حد تک تعمیل کی جا رہی ہو اس علاقے پر اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ موجودہ دور میں اس کی مثال کسی حد تک سعودی عرب میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ کی مقرر کردہ حدود میں سے کسی ایک حد کے قائم کرنے سے اتنی برکات اور رحمتوں کا نزول ہوتا ہے جتنا چالیس دن کی بارش سے ہوتا ہے۔“¹⁰

نیز عبدالرحمن کیلانی آیت: (وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا)¹¹ اور جو اپنے رب کے حضور سجدہ اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔ کی تشریح میں لکھتے ہیں:

”اللہ کے بندوں کی تیسری صفت یہ بیان فرمائی کہ راتوں کو بھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں رہتے بلکہ رات کو عبادت میں زیادہ مزہ آتا ہے۔ اس لئے کہ ایک تو رات کی عبادت میں ریا کا شائبہ نہیں ہوتا دوسرے رات کی

⁸ کیلانی، عبدالرحمن، تیسرے القرآن، لاہور: مکتبہ اسلام، ط: ۱، ۶۱: ۱، مزید تفصیل کے لیے: ۶۲، ۶۳، ۵۹۹، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱

تنہائیوں میں بندہ جس طرح اللہ کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے اور مناجات کر سکتا ہے دن کو نہیں کر سکتا۔ اسی لیے احادیث میں رات کی عبادت اور بالخصوص نماز تہجد کی بہت فضیلت مذکور ہے۔¹² اتنی وضاحت بیان کرنے کے بعد حدیث پاک بیان کرتے ہیں کہ ”سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات قسم کے آدمیوں کو اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اس سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہو گا۔ ان سات آدمیوں میں سے ایک وہ شخص ہو گا جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں بہہ نکلیں۔“¹³

عبدالرحمن کیلانی نے اگر کسی آیت سے متعلقہ ایک سے زائد احادیث ہوں تو وہ ساری احادیث درج کر دی ہیں مثلاً ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنْزَلُ إِلَيْكُمْ عَمَّا أَلَّفَهُ عَنْهَا وَاللَّهُ عَفُورٌ حَلِيمٌ“¹⁴

”اے ایمان والو! ایسی باتوں کے متعلق سوال نہ کیا کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو وہ تمہیں ناگوار ہوں اور اگر تم کوئی بات اس وقت پوچھتے ہو جبکہ قرآن نازل ہو رہا ہے تو وہ تم پر ظاہر کر دی جائے گی اب تک جو ہو چکا اس سے اللہ نے درگزر کر دیا ہے وہ بخشنے والا بردبار ہے۔“ کی تفسیر کے ضمن میں رقمطراز ہیں:

”یعنی ایسے سوال رسول اللہ ﷺ سے نہ کیا کرو جن میں نہ تمہارا کوئی دینی فائدہ ہو اور نہ دنیوی کیونکہ خواہ مخواہ سوال پوچھنے سے انسان کو نقصان ہی ہوتا ہے یا اس پر کوئی پابندی عائد ہو جاتی ہے جیسا کہ درج ذیل احادیث سے واضح ہے:

۱۔ سیدنا ابو موسیٰؓ اشعری کہتے ہیں کہ ایک دفعہ لوگوں نے آپ ﷺ سے ایسی باتیں پوچھیں کہ آپ ﷺ کو برا معلوم ہو واجب بہت سوال جواب ہوئے تو آپ ﷺ کو غصہ آگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”اب جو چاہو پوچھتے جاؤ۔“ ایک شخص (عبداللہ بن حذافہ، جسے لوگ متہم کرتے تھے) نے کہا: میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”تیرا باپ حذافہ ہے“ پھر دوسرا شخص (سعد بن سالم) کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ

¹² تیسیر القرآن، ۳: ۳۲۲

¹³ تیسیر القرآن، ۳: ۳۲۳، ۳۲۲، مزید تفصیل کے لیے دیکھیے، ۱: ۵۳۳، ۱۳۳: ۴، ۵۶: ۴

¹⁴ المائدہ: ۱۰۱

تیسیر القرآن کے تفسیری منہج کی خصوصیات اور دور حاضر میں اس کی ضرورت و اہمیت

کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”تیرا باپ سالم ہے شیبہ کا غلام۔“ سیدنا عمرؓ نے چہرہ مبارک کے غصہ کو دیکھا تو کہنے لگے ”یا رسول اللہ ﷺ! ہم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔“

۲۔ سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”بڑا قصور وار وہ مسلمان ہے جو ایک بات پوچھے جو حرام نہ ہو لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہو جائے۔“

۳۔ آپ ﷺ نے منع فرمایا بے فائدہ بک بک کرنے، زیادہ سوال کرنے، مال و دولت ضائع کرنے، ماؤں کو ستانے، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے، لڑکیوں کا حق دبانے سے۔

۵۔ ایک شخص (اقرع بن حابس) نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا حج ہر سال فرض ہے؟ آپ ﷺ چپ رہے۔ سائل نے دوبارہ یہی سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”نہیں۔ اگر میں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج واجب ہو جاتا (اور تم نباہ نہ سکتے) اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔“

۶۔ سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”جو میں چھوڑوں یعنی اس کا ذکر نہ کروں تو تم بھی اس کا ذکر نہ کروں۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور پیغمبروں سے اختلاف کرنے کی وجہ سے تباہ ہو گئے۔“

۷۔ سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”جس کام سے میں تمہیں منع کروں اس سے باز رہو اور جس کام کا حکم دوں اسے جہاں تک ہو سکے بجالاؤ کیونکہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور پیغمبروں سے اختلاف کرنے کی وجہ سے تباہ ہو گئے۔“¹⁵

مندرجہ بالا تمام احادیث کو رقم کرتے ہوئے کیلانی صاحب نے حوالہ بھی بیان کیا ہے۔

موضوع روایات کی نشاندہی:

احادیث بیان کرتے ہوئے ایک نہایت اہم کام یہ بھی کیا کہ اگر متعلقہ عنوان کے بارے میں کوئی موضوع حدیث ہو تو اس کو بھی بیان کر دیا ہے تاکہ قاری موضوع احادیث سے باور ہو سکے۔ اور ساتھ ہی اگر موضوع حدیث کے بالمقابل صحیح حدیث ہو تو وہ بھی بیان کر دیتے ہیں۔ مثلاً: جن کلمات کی وجہ سے حضرت آدمؑ و حواؑ کی معافی ہوئی ”فَتَلَقَىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ...“¹⁶

¹⁵ تیسیر القرآن، ۱: ۵۸۷، ۵۸۶

¹⁶ البقرة: ۳۷

”حضرت آدمؑ نے اپنے رب سے چند باتیں سیکھ لیں اور اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“ کی وضاحت میں فرماتے ہیں:

یہ وہ کلمات یہ تھے ”قَالَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَكُم تَعَفُّرٌ لَنَا وَتَرْحُمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ“¹⁷

”آدمؑ وحواءؑ دونوں کہنے لگے اے ہمارے پروردگار! ہم اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے ہیں اگر تو ہمیں معاف نہیں کرے گا اور ہم پر رحم نہیں فرمائے گا تو ہم تو خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“

ان کلمات کا ذکر اللہ تعالیٰ نے خود ہی سورہ اعراف میں کر دیا ہے۔ اس کے باوجود بعض واعظ حضرات اس آیت کی تشریح میں ایک موضوع حدیث بیان کیا کرتے ہیں یہ حدیث مرفوع بنا کر پیش کی جاتی ہے۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

”جب سیدنا آدمؑ جنت سے نکال کر دنیا میں بھیجے گئے تو ہر وقت روتے اور استغفار کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ آسمان کی طرف دیکھا اور عرض کی: اے باری تعالیٰ! سیدنا محمد ﷺ کے وسیلہ سے مغفرت چاہتا ہوں۔ وحی نازل ہوئی کہ تم محمد ﷺ کے متعلق کیسے جانتے ہو؟ عرض کیا: جب آپ نے مجھے پیدا کیا تو میں نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں سمجھ گیا کہ محمد ﷺ سے اونچی کوئی ہستی نہیں۔ جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھ رکھا ہے۔“ وحی نازل ہوئی کہ وہ خاتم النبیین ہیں۔ تمہاری اولاد میں سے ہیں۔ وہ نہ ہوتے تو تم بھی پیدا نہ کیے جاتے۔“¹⁸

مابعد اس حدیث کو بیان کرنے کے اس کی ذیلی تشریح میں عبد الرحمن کیلانی نے اس کی عجمی ترکیب بھی بیان کی ہے اللہ تعالیٰ کے اس جواب کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے نام پر ایک موضوع حدیث گھڑی گئی ہے یعنی یہ حدیث قدسی ہے اور اس کا متن یوں ہے: عن ابن عباس یقول الہ وبعزتی وجلالی لولاک ما خلقت الدنیا ابن عباس کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم ﷺ نہ ہوتے تو میں اس دنیا کو پیدا ہی نہ کرتا۔“ اس موضوع قدسی حدیث کا مفہوم ایک دوسری روایت میں ان الفاظ میں ہے لولاک لما خلقت الافلاک ترجمہ: اگر تم ﷺ نہ

¹⁷ الاعراف: ۲۳

¹⁸ تیسیر القرآن، ۱: ۶۷-۶۸

تیسیر القرآن کے تفسیری منہج کی خصوصیات اور دور حاضر میں اس کی ضرورت و اہمیت

ہوتے تو میں کائنات کی کوئی بھی چیز پیدا نہ کرتا۔ ان احادیث کو ابن الجوزیؒ نے موضوع قرار دیا ہے۔ دیکھیے الموضوعات ابن الجوزی جلد ۱ ص ۲۸۹ نیز ان احادیث کے موضوع ہونے پر ایک دلیل یہ بھی ہے کہ لولاک کی ترکیب عربی نہیں بلکہ عجمی ہے۔ عربی قواعد کے مطابق لولا انت آنا چاہیے جیسے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ غزوہ خندق کے دوران خندق کی مٹی ڈھونڈتے وقت یہ شعر گنگنا رہے تھے: اللہ لولا انت ما اھتدینا گویا لولاک کی ترکیب ہی غلط ہے جو ان کے موضوع ہونے پر دلیل ہے۔¹⁹

تفسیر بالماثور ہونے کی بنا پر عبد الرحمن کیلانی نہ صرف قرآن کی قرآن سے اور قرآن کی احادیث سے تشریح کرتے بلکہ اگر کسی آیت کی قرآن اور حدیث دونوں سے تشریح ہو تو قرآن و حدیث دونوں سے ہی کرتے ہیں مثلاً: ”كَانَ هُنَّ يَبِضُّ“ مَكْنُوت“²⁰ کی تشریح لکھتے ہیں:

”اس آیت کی کئی تعبیریں کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ ان کی رنگت سفید ہوگی یعنی گورے رنگ کی ہوں گی اور جلد بالکل بے داغ ہوگی۔ دوسری یہ کہ یہاں انڈوں سے مراد شتر مرغ کے انڈے ہیں جو نہایت خوش رنگ کے ہوتے ہیں اور اس کی تعبیر اس آیت سے بھی ہو جاتی ہے (كَانَ هُنَّ أَلْيَا فُوتٌ وَالْمَرْجَا) ²¹ (یعنی اہل جنت کی عورتیں یا قوت اور مرجان کی طرح ہوں گی) اور تیسری تعبیر وہ ہے جو ماثور ہے چنانچہ سیدہ ام سلمہؓ نے جب اسی آیت کی تعبیر رسول اللہ ﷺ سے پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ان کی نرمی و نزاکت اس جھلی جیسی ہوگی جو انڈوں کے چھلکے اور اس کے گودے کے درمیان ہوتی ہے۔ (ابن جریر) اسی تعبیر کو سمجھ کر ترجمہ اس کے مطابق درج کیا گیا ہے۔ یہ اہل جنت کی عورتوں کی تیسری صفت ہوئی۔“²²

۲۔ تشریح کے لیے رجوع:

تیسیر القرآن میں علامہ عبد الرحمن کیلانی نے کسی ایک آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اگر کسی ایک موضوع کی وضاحت بیان کر دی تو کسی دوسرے مقام پر اس موضوع کو دہرایا نہیں بلکہ اس مقام پر رجوع کرنے کو

¹⁹ تیسیر القرآن، ۱: ۶۸

²⁰ الصفات: ۴۹

²¹ الرحمن: ۵۸

²² تیسیر القرآن، ۳: ۶۰۶، مزید تشریح کے لیے دیکھیے، ۱: ۶۸، ۳: ۶۸

کہا جس جگہ اس کی تشریح پہلے بیان کر دی ہے۔ مثلاً: (سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ)²³ ”ان کے حق میں آپ کا استغفار کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہے، اللہ انہیں ہرگز نہ بخشنے گا، بے شک اللہ ایسے نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔“ کی تشریح میں لکھتے ہیں:

”اس کی تشریح کے لیے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۸۰ اور ۸۴ کے حواشی دیکھ لیے جائیں جو اس موقع پر نازل ہوئی تھیں۔ جب عبد اللہ بن ابی کی وفات واقع ہوئی تھی۔“²⁴

اگلی ہی آیت (هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُوا وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُوْنَ)²⁵ ”یہی وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ ادھر ادھر ہو جائیں اور آسمان و زمین کے کل خزانے اللہ کی ملکیت ہیں لیکن یہ منافق بے سمجھ ہیں“ کی تشریح میں لکھتے ہیں:

”آیت نمبر ۸، ۷ کا صحیح مفہوم سمجھنے کے لئے ان کا تاریخی پس منظر سمجھنا ضروری ہے جو یہ کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ان کی آمد سے پہلے مدینہ کے دونوں قبیلے اوس اور خزرج اسے اپنا بادشاہ تسلیم کرنے پر تیار ہو چکے تھے... جنگ احد میں عین وقت پر جس طرح عبد اللہ بن ابی نے غداری کی اس کا حال پہلے سورہ آل عمران میں گزر چکا ہے۔“²⁶

آیت ”إِلَّا مَنْ خَلَفَ الْخَلْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ“²⁷ ”مگر جو کوئی ایک آدھ بات اچک لے بھاگے تو (نوراً ہی) اس کے پیچھے دکھتا ہوا شعلہ لگ جاتا ہے۔“ کی تشریح کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

”نیز اس سلسلہ میں سورۃ الحجر کی آیت نمبر ۱۸ کا حاشیہ نمبر ۹ بھی ملاحظہ فرمائیے۔“²⁸

²³ المنافقون ۶۳: ۶

²⁴ تیسیر القرآن، ۴: ۳۵۶

²⁵ المنافقون ۶۳: ۷

²⁶ تیسیر القرآن، ۴: ۳۵۷

²⁷ الصافات ۳۷: ۱۰

²⁸ تیسیر القرآن، ۳: ۶۹۹، مزید تشریح کے لیے دیکھئے، ۱: ۲۳۱، ۲۸۸، ۴۸۷، ۱۳۱: ۲، ۴۸۱، ۴۸۰، ۲: ۵۸۲

تیسرا قرآن کے تفسیری منہج کی خصوصیات اور دور حاضر میں اس کی ضرورت و اہمیت

اس منہج کی وجہ سے اس تفسیر میں تکرار نہیں۔ قاری کو تھوڑی دقت ضرور ہوتی ہے لیکن ایک ہی موضوع کو بار بار پڑھنے سے اکثر اکتاہٹ ہو جاتی ہے۔ لیکن اس منہج کی وجہ سے قاری کی دلچسپی برقرار رہتی ہے۔

۳۔ عربی الفاظ کے معنی:

عربی الفاظ کا اصل معنی بیان کرنے میں چونکہ آپ کو دسترس حاصل ہے اور قرآن میں بھی بنیادی دلچسپی اسی میں تھی کہ عربی الفاظ اور ان کے مترادفات کے اصل معنی واضح ہوں۔ اسی لیے آپ نے اپنی تفسیر میں اسی اسلوب کو اپنایا نیز آپ نے الفاظ کے معنوں کی دلیل کے ذیل میں قرآن کی آیات اور احادیث سے بھی مدد لی ہے۔ مثلاً: الفاتحہ: ۲ کی تشریح میں ”اللہ“ اور ”رب“ کی گرانمر کے رو سے تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ”اللہ دراصل الہ ہے، معبود حقیقی۔ الہ کا ہمزہ حذف کر کے اس پر تعریف کا الف لام داخل کر کے لفظ اللہ بنا ہے اور یہی توجیہ سب سے بہتر ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے حقیقت میں ہر طرح کے نفع اور نقصان کا مالک صرف اور صرف اللہ ہے اور کائنات کا خالق، پروردگار لا محدود اقدار و اختیار ہونے کی وجہ سے صرف وہی عبادت کے لائق ہے یعنی وہ تمام صفات جو الہ کے مفہوم میں پائی جانی چاہیے وہ صرف اللہ میں ہی پائی جاسکتی ہیں لہذا دوسرے تمام الہ باطل اور ناقابل اعتبار ہیں..... رب کا لفظ تین معنوں میں آتا ہے:

۱۔ کسی چیز کی درجہ بدرجہ تربیت اور خبر گیری رکھتے ہوئے اسے درجہ کمال تک پہنچانے والا یعنی پروردگار حقیقی اللہ ہی ہے۔

۲۔ کبھی یہ لفظ صرف تربیت (پرورش) کرنے والے مالک کے معنوں میں آتا ہے۔ جیسے سورۃ یوسف میں آتا ہے: ”يُصَلِّحِي السَّجْنَ اَمَّا اَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ حَمْرًا...“²⁹

۳۔ اور کبھی صرف مالک کے معنوں میں جیسے حدیث میں ہے کہ کسی صحابی نے اپنی شہادت کے وقت کہا ”فزت برب الكعبة“ (رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا)۔³⁰

الفاظ کے معنی بیان کرتے ہوئے آپ یہ بھی بتاتے ہیں کہ یہ لفظ قرآن میں کتنی مرتبہ اور کن کن معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ دین کے معنی کے بارے میں لکھتے ہیں:

²⁹ یوسف: ۴۱

³⁰ تیسرا قرآن، ۱: ۳۶

دین کا لفظ قرآن مجید میں چار معنوں میں استعمال ہوا ہے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کی مکمل حاکمیت اور اسی کا دوسرا پہلو لازمی نتیجہ ہے۔

۲۔ انسان کی مکمل عبودیت جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۚ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ“³¹

”لہذا خالصتاً اسی کی عبادت کرو سن لو مکمل حاکمیت خالصتاً اللہ ہی کے لیے ہے“ اس آیت میں دین کا لفظ

مذکور بالا دونوں معنی دے رہا ہے۔

۳۔ قانون جزاء و سزا یا تعزیرات جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ

الْحَبْلَةِ“³²

”اس (سیدنا یوسفؑ) کی شان کے لائق نہ تھا ممکن نہ تھا کہ وہ بادشاہ کے قانون کے مطابق اپنے بھائی کو

رکھ سکتا۔“

۴۔ قانون جزا و سزا نافذ کرنے کی قوت جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”فَلَوْلَا اِنَّ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ تَرْجِعُونَهَا اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ“³³

”پھر اگر تم سچے ہو اور قانون کی گرفت سے آزاد ہو تو (جب جان لبوں پہ آجاتی ہے) اسے لوٹا کیوں نہیں لیتے؟“

اس آیت میں دین کا لفظ مندرجہ بالا چاروں معنی دے رہا ہے۔“³⁴

اس طرح عام قاری جو عربی زبان کا ماہر نہیں اس کے لیے نہ صرف عربی الفاظ کا مفہوم سمجھنا آسان ہو

جاتا ہے بلکہ وہ قرآن مجید کے دقیق معنی سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے اور قرآن پاک کے اعجاز سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

³¹ الزمر: ۲-۳

³² یوسف: ۷۲

³³ الواقعة: ۸۷، ۸۶

³⁴ تیسیر القرآن، ۱: ۳۶، مزید تشریح کے لیے دیکھئے ۲: ۸۰، ۴: ۸۱، ۳: ۷۷، ۶۸۲، ۸۳

۴۔ کتب کا حوالہ:

عبد الرحمن کیلانی اپنی تصنیف تیسیر القرآن میں بعض اوقات موضوع کی تشریح ادھوری چھوڑ دیتے ہیں اور مزید تشریح کے لیے مستفید تصنیفات سے یا اپنی تصنیفات کی طرف رجوع کرنے کا کہتے ہیں۔ مثلاً:

”وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَا تَعْصُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاصُوا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكُمْ أَزْكَى لَكُمْ وَأَظْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ“³⁵

”اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو انہیں ان کے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جبکہ وہ آپس میں دستور شریعت کے مطابق رضامند ہوں، یہ نصیحت انہیں کی جاتی ہے جنہیں تم میں سے اللہ اور قیامت کے دن پر یقین و ایمان ہو، اس میں تمہاری بہترین صفائی اور پاکیزگی ہے اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔“ کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ ”ہمارے جو دوست نکاح کی عمر بلوغت پر زور دیتے اور اس سے پہلے کم سنی کے نکاح کو ناجائز قرار دیتے ہیں ان کا مقصد معاشرے کی فحاشی سے پاکیزگی نہیں ہے بلکہ وہ دراصل تہذیب مغرب سے متاثر ہو کر ایسا پرچار کرتے ہیں..... (مزید تفصیل کے لیے میری تصنیف ملاحظہ کیجئے، آئینہ پرویزیت حصہ سوم)“³⁶

اس اسلوب کو اپناتے ہوئے کیلانی صاحب نے تسلی بخش تفسیر بیان کر دی ہے لیکن مزید تفسیر اور عنوان کی گہرائی تک جانے کے لیے اپنی کتب کا حوالہ دے دیا ہے۔ لہذا یہ عام قاری کے لیے کافی ہے کہ وہ قرآن پاک کا مدعا سمجھ سکے۔

۵۔ باطل عقائد کا رد:

عبد الرحمن کیلانی نے اپنی تصنیف میں شرک و بدعات اور باطل عقائد کا رد کیا ہے۔ اور یہی آپ کی فکر تھی کہ معاشرہ ان اقسام کے عقائد سے پاک و صاف ہو جو دین اسلامی کے برعکس ہیں اور ان کے ہوتے ہوئے

³⁵ البقرة: ۲۳۲

³⁶ تیسیر القرآن، ۱: ۱۸۵، مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: ۱: ۱۰۹، ۱: ۶۰۹، ۵: ۵۰۷، ۴: ۸۹، ۲۶۹

اسلامی عقائد کی بنیادیں تباہ ہو رہی ہیں اور اسلام اپنے اصل سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ اسی لیے آپ نے ہر ممکن جگہ پر ان کا رد کیا ہے مثلاً:

”يَتَأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا مَنْ يَزِدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ“³⁷

”اے ایمان والوں تم میں سے جو اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا جو اللہ کی محبوب ہوگی اور وہ بھی اللہ سے محبت رکھتی ہوگی وہ نرم دل ہوں گے مسلمانوں پر اور سخت اور تیز ہوں گے کفار پر، اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ بھی نہ کریں گے، یہ ہے اللہ کا فضل جسے چاہے دے اللہ بڑی وسعت والا اور زبردست علم والا ہے۔“ کی تشریح میں شیعہ حضرات کے نظریہ ارتداد اور اس کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اب شیعہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ اصل مرتدین کی سرکوبی کرنے والے گروہ کے سردار اور اس وعدہ کی تکمیل کے مہتمم سیدنا علیؑ تھے اور لوگوں کا سیدنا علیؑ کو خلیفہ نہ بنانا اور ان کا حق تلف کر کے سیدنا ابو بکرؓ کو خلیفہ بنادینا اور سیدہ فاطمہؓ کو حق باغ فدک نہ دینا ہی اصل ارتداد ہے۔ چونکہ ان لوگوں نے سیدنا علیؑ کی بجائے سیدنا ابو بکرؓ کو خلیفہ بنایا۔ لہذا وہ سب مرتد ہو گئے۔“³⁸

اگر شیعہ حضرات کے اس نظریہ ارتداد کو درست تسلیم کیا جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر صحابہ کرامؓ کو خلیفہ بنانے کی وجہ سے وہ مرتد ہو گئے تھے تو کیا سیدنا علیؑ نے ان کی سرکوبی کی تھی؟ نیز وہ کونسی قوم تھی جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان مرتدوں کی سرکوبی کر کے اپنے وعدہ کو پورا کیا تھا؟ نیز یہ کہ کیا اللہ کا یہ وعدہ پورا ہوا بھی تھا یا نہیں؟ یہ سوالات ان حضرات کے اس نظریہ کی بھرپور تردید کرتے ہیں۔ بلکہ اس کے برعکس ہوا یہ تھا کہ سیدنا علیؑ ہمیشہ سیدنا ابو بکرؓ و سیدنا عمرؓ کی مجلس شوریٰ کے معزز رکن اور ان کے کاموں میں ان کے معاون و مددگار رہے۔ اور مرتدین پر چڑھائی کرنے میں ان کے ساتھ دل و جان سے شریک رہے۔ رہا شیعہ حضرات کا یہ احتمال کہ سیدنا علیؑ دل

³⁷ المائدہ: ۵۴

³⁸ تیسیر القرآن، ۱: ۵۴۹

تیسیر القرآن کے تفسیری منہج کی خصوصیات اور دور حاضر میں اس کی ضرورت و اہمیت

سے شریک نہ تھے تو یہ بات ”وَلَا يَخَافُونَ لِقَاءَهُمْ“³⁹ کے خلاف ہے۔ دوسرے اگر سیدنا علیؑ خود بھی ارتداد کا یہی مطلب سمجھتے تھے تو کم از کم یہ تو کر سکتے تھے کہ خود انکا ساتھ نہ دیتے اور نہ انکی مدد کرتے۔ تیسرے یہ کہ انکا آپس میں باہمی رشتوں کا لین دین بھی تاریخ سے ثابت ہے۔ یہ سب باتیں اس بات پر قوی دلیل ہیں کہ ارتداد سے مراد وہ نہیں جو شیعہ حضرات کہتے ہیں اور نہ ہی سیدنا علیؑ نے اسے ارتداد قرار دیا ہے۔⁴⁰

دور حاضر کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ ضروری تھا کہ باطل عقائد اور بدعات کے خاتمہ کے لیے قرآن و حدیث سے دلیل پیش کی جائے۔ لہذا یہ تفسیر اس دور کی ضرورت کو پوری کرتی ہے۔

۶۔ جدید نظریات کا رد:

عبد الرحمن کیلانی جدید باطل مغربی نظریات کا رد کرتے ہیں۔ سب سے پہلے آپؑ نظریہ لکھتے ہیں، پھر بعض اوقات اس پر اعتراض کو الگ عنوان سے بیان کرتے ہیں اور پھر قرآن و حدیث سے اس کا رد بھی کرتے ہیں۔ مثلاً: ”فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ“⁴¹

”جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے لیے سجدہ میں گر پڑنا۔“ میں نظریہ ارتقاء پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”انیسویں صدی عیسوی سے پہلے یہ نظریہ ایک گمنام سا نظریہ تھا۔ انیسویں صدی میں سر چارلس ڈارون (۱۸۰۸ء-۱۸۸۲ء) میں ایک کتاب اصل الانواع (Origin of Species) لکھ کر اس نظریہ کو باضابطہ طور پر پیش کیا۔ اس نظریہ کو ماننے والوں نے بھی کافی اختلاف کیے۔ ڈارون نے بندر اور انسان کو ایک ہی نوع قرار دیا کیونکہ حس و ادراک کے پہلو سے ان دونوں میں کافی مشابہت پائی جاتی ہے۔ گویا ڈارون کے نظریہ کے مطابق انسان بندر کا چچیرا بھائی ہے۔ لیکن کچھ انتہا پسندوں نے انسان کو بندر ہی کی اولاد قرار دیا۔ کچھ ان سے بھی آگے بڑھے تو کہا کہ تمام سفید فام انسان تو چمپیزی سے پیدا ہوئے ہیں۔ سیاہ فام انسانوں کا باپ گوریلہ ہے اور لمبے سرخ

³⁹ المائدہ: ۵۴

⁴⁰ تیسیر القرآن، ۱: ۵۴۹-۵۵۰ مزید تفصیل کے لئے دیکھیے، ۱: ۴۹۱، ۲: ۴۹۲، ۳: ۱۲۵، ۴: ۶۹۹، ۵: ۱۹۷، ۶: ۵۶۰

⁴¹ الحجر: ۲۹

ہاتھوں والے انسان تگنن بندر کی اولاد ہیں۔ مورخین نے تو ان مختلف اللون انسانوں کو سیدنا نوحؑ کے بیٹوں حام سام اور یافت کی اولاد قرار دیا تھا۔ مگر یہ حضرات انہیں چیمپیزی، گوریل اور تگنن کی اولاد قرار دیتے ہیں۔

پھر کچھ مفکرین کا خیال بھی ہے کہ انسان بندر کی اولاد نہیں بلکہ بندر انسان کی اولاد ہے۔ اس رجعت قہقری کی مثالیں بھی اس کائنات میں موجود ہیں۔ قرآن سے بھی اس نظریہ کی کسی حد تک تائید ہو جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے کچھ بدکردار اور نافرمان لوگوں کو فرمایا: ”فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ“⁴²

”اور ہم نے بھی کہہ دیا کہ ذلیل بندر بن جاؤ۔“

تخلیق کائنات بشمولیت انسان سے متعلق تیسرا نظریہ آفت گیری (Strophism Cata) ہے جس کا بانی کوپیئر (Cupier) (۱۷۹۶-۱۸۳۲ء) ہے جو فرانس کا باشندہ اور تشریح الاعضاء کا ماہر تھا۔ اس نظریہ کے مطابق تمام اقسام کے تابئے علیحدہ علیحدہ طور پر تخلیق ہوئے۔ یہ ارضی و سماوی آفات میں مبتلا ہو کر نیست و نابود ہو گئے۔ پھر کچھ اور حیوانات پیدا ہوئے۔ یہ بھی کچھ عرصہ بعد نیست و نابود ہو گئے۔ اسی طرح مختلف ادوار میں نئے حیوانات پیدا اور فنا ہوتے رہے ہیں۔

ڈارون کے نظریہ کے مطابق زندگی کی ابتداء ساحل سمندر پر پایاب پانی سے ہوئی۔ پانی کی سطح پر کائی نمودار ہوئی پھر اس کائی کے نیچے حرکت پیدا ہوئی۔ یہ زندگی کی ابتداء تھی پھر اس سے نباتات کی مختلف قسمیں بنتی گئیں۔ پھر جرثومہ حیات ترقی کر کے حیوان بن گیا، پھر یہ حیوان بنا۔ یہ حیوان ترقی کرتے کرتے پردار اور بازوؤں والے حیوانات میں تبدیل ہوا۔ پھر اس نے فکری جانور (ریڑھ کی ہڈی رکھنے والے) کی شکل اختیار کی پھر انسان کے مشابہ حیوان بنا۔ اور اسکے بعد انسان اول بنا جس میں عقل، فہم اور تکلم کی صلاحیتیں نہیں تھیں۔ بالآخر وہ صاحب فہم و ذکا انسان بن گیا۔ ان تمام تبدلات، تغیرات اور ارتقاء زندگی کے سفر کی مدت کا اندازہ کچھ اس طرح بتلایا جاتا ہے۔

نظریہ ارتقاء پر اعتراضات:

پہلا اعتراض یہ کہ زندگی کی ابتداء کیسے ہو گئی، ماحول تو موجود ہے لیکن علت کی کڑی نہیں ملتی گویا اس نظریہ کی بنیاد ہی غیر سائنسی ہے۔ اس سلسلہ میں صاحب پرویز اپنی کتاب ”انسان نے کیا سوچا“ کے صفحہ ۵۵ پر لکھتے ہیں کہ:

⁴² البقرة: ۶۵

تیسرا قرآن کے تفسیری منہج کی خصوصیات اور دور حاضر میں اس کی ضرورت و اہمیت

”یہ تو ڈارون نے کہا تھا لیکن خود ہمارے زمانے کا ماہر ارتقاء (Simpson) زندگی کی ابتداء اور سلسلہء علت و معلول کی اولین کڑی کے متعلق لکھتا ہے کہ زندگی کی ابتداء کیسے ہو گئی؟.....“⁴³

لہذا اس طریقہ سے جدید نظریات کا قرآن و سنت سے رد کرتے ہوئے جدید ذہن کے شبہات کو دور کرتے ہیں اور نسل نو کو تسلی بخش جواب دیتے ہیں۔

۷۔ فقہی تفسیر:

اس تفسیر کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ عبدالرحمن کیلانی نے ہر وہ آیت جس کے تحت کوئی فقہی بحث ہو یا تو آپ فقہی بحث بھی بیان کرتے ہیں خواہ وہ مسئلہ دور جدید کا ہی کیوں نہ ہو۔ تفسیر زیادہ تر اپنے مسلک ہی کے تحت کرتے ہیں۔ مثلاً قرأت خلف الامام کے ضمن میں لکھتے ہیں:

”چنانچہ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن نہ پڑھی اس کی نماز ناقص، ناقص، ناقص اور ناتمام ہے۔“ ابو ہریرہؓ سے پوچھا گیا: ”ابو ہریرہ! کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں؟“ وہ کہنے لگے: ”فارسی کے بیٹے دل میں (چپکے چپکے) پڑھ لو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے نماز (سورۃ فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے۔ آدھی میرے لیے ہے اور آدھی میرے بندے کے لیے جو سوال کرے۔ میرا بندہ (نماز میں) کھڑا ہوتا اور کہتا ہے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی۔ پھر وہ کہتا ہے۔ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ“ تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور ”إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ“ میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے اور سورت کا باقی حصہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو اس نے مانگا۔“⁴⁴

سیدنا عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ“ اور امام بخاری نے تو باب کا نام ہی ان الفاظ سے قائم کیا ہے ”وجوب القراءة للامام والمأموم في“

⁴³ تیسرا قرآن، ۲: ۴۸۲-۴۹۱، مزید تفصیل کے لیے دیکھیے، ۱: ۳۸، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵،

الصلوة كلها في الحضر والسفر وما يجهر فيها وما يخافت“ اس باب کے الفاظ کے عموم سے ہی یہ بات واضح ہے کہ خواہ کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو یا مقتدی ہو امام ہو، نماز خواہ سری ہو یا جہری ہو ہر صورت میں اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔۔۔⁴⁵

آیات کی فقہی تفسیر سے نہ صرف فقہی علوم سے تعلق رکھنے والے طلبہ کے لیے مفید ثابت ہوتی ہے بلکہ عام لوگ جو اسلامی معاشرت اور معیشت سے متعلق فقہی مسائل سے نا آشنا ہیں اپنے روزمرہ کے مسائل کا حل معلوم کر سکتے ہیں۔

۸۔ ذیلی حواشی:

تیسرے القرآن میں عبد الرحمن کیلانی جب کسی بھی آیت کی تشریح کرتے ہیں تو اس کا حواشی لکھنے سے قبل اس حواشی کا ایک موضوع بناتے ہیں اور اس موضوع کو سرخی میں لکھتے ہیں۔ مزید براں یہ کہ اگر اس حواشی کے علاوہ بھی تشریح کے لیے مزید نکات کی ضرورت ہو تو اس کو بھی اسی طرح بیان کرتے ہیں جس طرح پہلے حواشی کو کیا۔ اس طرح کوئی بھی آیت کسی بھی قسم کی تشریح سے خالی نہیں مثلاً ”أُولَئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ“⁴⁶

یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پر ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو فلاح پائیں گے، کی تشریح میں لکھتے ہیں:

”دیکھئے یہاں اسلام کے تین اہم بنیادی ارکان کا اجمالاً ذکر کر دیا گیا ہے اور اجمال ہی کی وجہ سے روزہ اور حج کا ذکر نہیں کیا گیا۔ کیونکہ جن لوگوں میں مندرجہ بالا پانچ صفات پیدا ہو جائیں گی، وہ صرف روزہ اور حج ہی نہیں دوسرے تمام شرعی اوامر و نواہی پر عمل کرنے کے لیے از خود مستعد ہو جائیں گے اور درج ذیل حدیث میں نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا ذکر آیا ہے۔ حج چونکہ زندگی میں صرف ایک بار اور وہ بھی صاحب استطاعت پر فرض ہے لہذا اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔

⁴⁵ ایضاً، ۳۲: ۱، مزید تفصیل کے لیے دیکھیے، ۱: ۱۳۳، ۱۳۷ - ۱۳۸، ۱۴۱، ۱۵۴، ۱۷۸، ۲۲۲، ۲۱۵، ۳۵۲، ۳۵۶، ۳۵۹، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱

ارکان اسلام کی اہمیت اور ترتیب: طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے، اس کی بات سمجھ میں نہ آئی تھی اور ہم بھن بھن کی طرح اس کی آواز سنتے رہے، وہ نزدیک آیا تو معلوم ہوا کہ وہ اسلام کی بابت پوچھ رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اسلام، دن رات میں پانچ نمازیں ادا کرنا۔ اس نے کہا: اس کے علاوہ تو میرے ذمے کچھ نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "نہیں الایہ کہ تو نفل (یا کوئی نفلی نماز) پڑھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اور رمضان کے روزے رکھنا۔" اس نے پوچھا کہ اس کے علاوہ اور تو کوئی روزہ میرے ذمے نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "نہیں الایہ کہ تو نفلی روزہ رکھے۔ پھر آپ ﷺ نے اسے زکوٰۃ کے متعلق بتایا تو کہنے لگا: "بس، اور تو کوئی صدقہ میرے ذمہ نہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "نہیں الایہ کہ تو نفلی صدقہ کرے۔ پھر وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو یہ کہتے جاتا تھا: اللہ کی قسم! میں نہ اس سے بڑھاؤں گانہ گھٹاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ سچا ہے تو اپنی مراد کو پہنچ گیا (کامیاب ہو گیا)۔" ⁴⁷

اس تفسیر کے مطالعہ سے مندرجہ بالا خصوصیات کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس میں قرآن پاک کا ترجمہ سلیس اور با محاورہ ہے۔ محض لفظی ترجمہ کا اسلوب نہیں اپنایا گیا تاکہ عام لوگوں کو قرآن پاک کے معنی سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔ علامہ کیلانی نے اس تفسیر میں جو منہج اختیار کیا وہ اپنی خصوصیات کی بنا پر عام لوگوں تک قرآنی تعلیم پہنچانے اور اس کی تعلیمات کے حقیقی مقصد سے روشناس کروانے میں معاون ذریعہ ہے۔ اس تفسیر سے علماء اسلام اور عربی زبان کے ماہرین کی ضروریات پوری نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عام تعلیم یافتہ اور جدید علوم حاصل کرنے والوں کے لیے لکھی گئی ہے اس لیے اس میں علم تفسیر سے متعلقہ دقیق مباحث سے اجتناب کیا گیا ہے۔ اور اس میں جدید معاشرتی، معاشی، سیاسی افکار کا قرآن و حدیث سے موازنہ کیا گیا اور ان جدید نظریات کو قرآن و سنت کی بنیاد پر قبول یا رد کیا گیا ہے۔ نیز دور حاضر میں پائے جانے والے فتنوں، بدعات اور دین اسلام سے متعلقہ شبہات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ تاکہ قاری اس کو پڑھتے ہوئے قرآن کا مدعا بالکل صاف صاف سمجھ جائے اور اس سے وہی اثر قبول کرے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو سمجھانا چاہتا ہے۔

⁴⁷ تیسیر القرآن، ۱: ۴۵ - ۴۶، نیز یہ کہ اس قسم کی تشریح تیسیر القرآن کے ہر صفحہ پہ موجود ہے۔

تفسیر ”تیسیر القرآن“ کے مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ یہ بہت طویل نہیں بلکہ مختصر توضیح و تشریح کی حامل ہے لیکن تشریح طلب مقامات کو بہت عمدگی سے بیان کیا گیا ہے کہ کوئی بھی قاری اس کے مطالعہ کے بعد نہ صرف قرآن حکیم کے معنی و مفہوم کی سمجھ بوجھ حاصل کر سکتا ہے بلکہ عصر حاضر کے مسائل اور شرک و بدعات سے بھی واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ نیز ان مسائل کا حل بھی اسے قرآن و سنت کی روشنی میں تلاش کر سکتا ہے۔ الغرض سادہ اور سلیس انداز میں بیان کی گئی یہ تفسیر عبد الرحمن کی عمدہ کاوش ہے۔ اللہ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔